

حالت نماز میں قرآن ہاتھ میں پکڑ کر قراءت کا حکم

نماز کے دوران حالت قیام میں مصحف کو ہاتھ میں اٹھا کر نماز پڑھنے کا مسئلہ آجکل بہت معرکتہ آراء ہے۔ بہت سے اہل علم بعض موقوف روایات سے استدلال کر کے اس عمل کو جائز قرار دیتے ہیں، جن میں سے محترم غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب (اللہ انہیں مصطفیٰ کی غلامی میں ظہیر حق بنائے اور جنت کے امن پور میں ہمیں انکے ساتھ جمع فرمائے۔ آمین) نے ماہ اگست کے مجلہ السنہ میں ایک طویل مضمون اسکے جواز میں لکھا ہے جس میں انہوں نے موقوفات و مقطوعات کا سہارا لیا ہے اور موصوف کا خیال ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ الخالق تک اسکے جواز پر اجماع ہے، جبکہ اصل صورت حال یہ ہے کہ مصحف کو دوران نماز ہاتھ میں تھامنا کسی موقوف روایت سے بھی ثابت نہیں ہے ہاں اس قدر ضرور ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی موجودگی میں کسی تابعی نے دوران نماز مصحف سے دیکھا ہے، لیکن حالت نماز میں مصحف اٹھانا وہاں بھی ثابت نہیں ہوتا ہے، اور عین ممکن ہے کہ انہوں نے مصحف اپنے پہلو کے پاس قریب ہی رکھا ہو اور بوقت ضرورت اس سے دیکھ لیا ہو اور اجماع کا دعویٰ بھی باطل ہے کیونکہ اس دور میں بھی اس امر کی مخالفت کرنیوالوں کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔ یعنی یہ دو مختلف موضوعات ہیں ۱- حالت نماز میں مصحف اٹھانا ۲- حالت نماز میں مصحف سے دیکھنا اور دونوں ہی عمل صحیح نہیں ہیں، اس مضمون میں پہلے ہم عدم جواز کے دلائل ذکر کریں گے اور اسکے بعد موصوف نے جو دلائل پیش کیے ہیں ان پر تبصروں پر دیکھا جائے گا اور پھر اسکے علاوہ چند معروف دلائل کا رد کر کے آخر میں بحث کا خلاصہ و نتیجہ پیش کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حالت نماز میں مصحف اٹھا کر قراءت کرنا رسول اللہ ﷺ کی حکم عدولی ہے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((صلوا کما رايتُمونی اُصلی))

نماز اسی طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

[صحیح بخاری کتاب الأدب باب رحمة الناس والبائس (۶۰۰۸)]

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل و حکم دوران نماز ہاتھ کو باندھنے کا ہے جبکہ مصحف کو اٹھانے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنے کی بجائے ہاتھ میں مصحف تھامے رکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے عمل کو سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى [صحیح مسلم کتاب الصلاة باب وضع يده اليمنى على اليسرى بعد تكبيرة (۴۰۱)]
پھر آپ نے اپنا دائیں ہاتھ بائیں پر رکھا۔

اور حکم کو نقل کرتے ہوئے سیدنا سہل بن سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"كان الناس يؤمرون أن يضع الرجل اليد اليمنى على ذراعه اليسرى في الصلاة"
لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی اپنا دائیں ہاتھ اپنی بائیں ذراع پر رکھے۔

[صحیح بخاری کتاب الأذان باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة (۷۴۰)]

ویسے تو دین کے معاملہ میں وحی الہی کے سوا کسی بھی شخصیت کی اتباع اللہ تعالیٰ رب العالمین کے منع کر دینے کی بناء پر حرام ہے (سورۃ الاعراف: ۳) لیکن جب کسی کا قول و عمل و تقریر وحی کے مخالف ہو تو وہ رد ہونے کے زیادہ لائق ہو جاتا ہے۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں ہاتھ باندھنے کے حکم کے آجانے کے بعد اب کوئی بھی شخصیت اسکے خلاف عمل کرے یا فتویٰ دے وہ ناقابل التفات ہے۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مصحف کو تھامنے والا اپنی دائیں ہتھیلی کو بائیں ذراع پر نہیں رکھ سکتا ہے.... فاعتبروا یا اولی الابصار.... !!!

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ [النور: ۶۳]

جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انکو ڈرنا چاہیے کہ کہیں انکو فتنہ یا دردناک عذاب نہ آن پہنچے۔

اسی طرح نماز کی تمام تر رکعتوں میں سارے قیام کے دوران مصحف کو تھامے رکھنا بالاتفاق عمل کثیر بنتا ہے جو کہ نماز میں ممنوع ہے۔

درج بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ:

مصحف کو دوران نماز ہاتھ میں پکڑ کر قراءت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور عمل کے مخالف ہونے کی بناء پر ناجائز ہے۔

حالت نماز میں مصحف سے دیکھ کر قراءت کرنا بھی ممنوع ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْإِثْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ [صحيح بخاری كتاب الاذان باب الالتفات في الصلاة (۷۵۱)]

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران جھانکنے کے بارہ میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ اچکنا ہے شیطان بندے کی نماز سے اسے اچکتا ہے۔

حدیث مذکورہ میں نمازی کو وقتاً فوقتاً ادھر ادھر جھانکنے سے منع کیا گیا ہے جبکہ مصحف سے دیکھ کر قراءت کرنا تو مسلسل مصحف کی جانب دیکھ رہا ہوتا ہے۔

قائلین کے دلائل اور انکا جائزہ

پہلی دلیل:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں روایت ہے کہ:

كانت عائشة يؤمها عند هذا كوان من المصحف

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ذکوان رحمہ اللہ انکی امامت قرآن مجید سے دیکھ کر کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۳۳۸/۲ ، کتاب المصاحف: ح ۷۹۷ ، سنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۲۵۳)

تبصرہ:

۱- اس روایت میں مصحف کو ہاتھ میں تھامنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

۲- نہ ہی اس دور میں مصحف اتنا چھوٹا تھا کہ اسے ہاتھ میں تھاما جاسکے۔ کیونکہ وہ چھ مصاحف جنکو سیدنا عثمان بن عفان

رضی اللہ عنہ نے لکھوا کر لوگوں کو ایک ہی قراءت پر جمع کیا تھا جن میں سے چار مصاحف مختلف علاقوں میں بھیج

دیے گئے اور دو مصاحف مدینہ میں باقی رہے اور ایک مصحف قاضی ابوالنصر قنصوہ (ملوکی حکومت کا آخری بادشاہ)

کے مدرسہ میں اس قبہ کے پاس محفوظ تھا جسے اس نے مدرسہ کے سامنے زویلہ نامی دروازے کے پاس بنوایا تھا

اور وہیں اس نے آثار نبویہ کو جمع کیا تھا اور اس مصحف کی اس نے جلد بندی بھی کی اور اس پر لکھ دیا کہ یہ جلد مصحف

عثمانی کی کتابت کے ۸۷۴ سال بعد کی گئی ہے یعنی یہ ۹۰۹ھ میں جلد ہوا ہے اور پھر یہ وہیں پر تین صدیاں محفوظ رہا

اور پھر اسکو ۱۳۰۵ھ میں وہاں سے نکالا گیا اور اسکے بعد ۱۴۲۷ھ المکتبۃ المרכזیہ للمخطوطات

الإسلامیہ (مصر) نے اسکو سافٹ ویئر کی شکل دے دی یہ مصحف ۱۰۸۷ اوراق پر مشتمل ہے سائز ۷*۶۷ سم

ہے ہر صفحہ میں ۱۲ سطریں ہیں بلندی ۴۰ سم اور وزن ۸۰ کلو گرام ہے۔ اور اتنے وزنی اور اتنے بڑے حجم کے مصحف کو

ہاتھ میں تھام کر قیام کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ (سافٹ ویئر کی صورت میں یہ مصحف دین خالص ویب سائٹ پر موجود ہے)

۳۔ اس دور میں مصحف سے دوران نماز قراءت کرنا طریقہ یہ تھا کہ مصحف کو سامنے یا پہلو میں رکھ لیا جاتا اور بوقت ضرورت اس سے دیکھ لیا جاتا جیسا کہ آگے آئے گا۔

۴۔ دنوں صورتوں یعنی مصحف سے دیکھ کر یا مصحف کو ہاتھ میں تھام کر دوران نماز قراءت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم عدم التفات اور وضع الیدین کے خلاف ہونے کی بناء پر ناقابل اعتبار ہے۔

۵۔ یہ موقوف روایت ہے جو کہ وحی نہیں ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف اور صرف وحی کی اتباع کرنے اور غیر وحی کی اتباع نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ (سورۃ الاعراف: ۳) لہذا یہ دین میں حجت نہیں ہے۔

دوسری دلیل:

امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کان محمد لا یری بأساً أن یؤم الرجل القوم یقرأ فی المصحف امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی قوم کو امامت کروائے اور قراءت قرآن مجید سے دیکھ کر کرے۔

مصنف ابن ابی شیبہ ۳۳۷/۲

تبصرہ:

اس کا جواب پہلی دلیل کے جواب میں ہی ہو چکا ہے۔

تیسری دلیل:

امام شعبہ رحمہ اللہ، امام حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ سے اس بارہ میں روایت کرتے ہیں جو رمضان المبارک میں قرآن مجید کو ہاتھ میں پکڑ کر قراءت کرتا ہے آپ رحمہ اللہ اس میں رخصت دیتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ ۳۳۸/۲

تبصرہ:

۱۔ اس روایت کو پیش کرتے ہوئے "ادراج" سے کام لیا گیا ہے کیونکہ اس میں مصحف کو ہاتھ میں پکڑنے کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس کے الفاظ یوں ہیں: عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ فِي الرَّجُلِ يُؤْمُّ فِي رَمَضَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَصْحَفِ رَخَصَ فِيهِ. (مصنف ابن ابی شیبہ ۳۳۸/۲ ح ۷۲۹۶)

یعنی امام شعبہ رحمہ اللہ، امام حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ سے اس بارہ میں روایت کرتے ہیں جو رمضان المبارک میں قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرتا ہے آپ رحمہ اللہ اس میں رخصت دیتے تھے۔

۲۔ باقی باتوں کا جواب پہلی دلیل کے جواب میں گزر چکا ہے۔

چوتھی دلیل:

امام حسن بصری رحمہ اللہ اور امام ابن سیرین فرماتے ہیں کہ نماز میں قرآن مجید پکڑ کر قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
(مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۳۸/۲)

تبصرہ:

۱- حسب سابق اس میں بھی "ادراج" کیا گیا ہے اصل روایت کے الفاظ یوں ہیں: عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالَا لَا بَأْسَ بِهِ. (مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۳۸/۲ ج ۲۹۷)

حسن بصری اور محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں
۲- یہ حرج کی نفی کس بات سے کی جا رہی ہے اسکا اس روایت میں ذکر نہیں اور اسکا اندازہ سابقہ روایت سے لگایا جاسکتا ہے جس میں مصحف سے دیکھ کر قراءت کا بیان ہے یا اس سے اگلی روایت سے مزید وضاحت ہو جاتی ہے کہ مصحف سے دیکھنا بھی وہ کب حرج نہیں سمجھتے۔ ملاحظہ ہو:

۳- عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْمَ فِي الْمُصْحَفِ إِذَا لَمْ يَجِدْ يَغْنِي مَنْ يَفْرَأُ ظَاهِرًا.
حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی زبانی قرآن پڑھنے والا نہ ملے تو مصحف سے دیکھ کر امامت کروانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۳۸/۲ ج ۲۹۹)
یعنی جب تک ایسا شخص موجود ہو جسکو قرآن یا قرآن کا کچھ حصہ زبانی یاد ہے اسوقت تک مصحف سے دیکھ کر امامت کروانے کی رخصت یہ صاحب بھی نہیں دیتے۔ خوب سمجھ لیں۔

۴- امام حسن بصری اور سعید بن المسیب سے اکیلے میں مصحف سے دیکھ کر قراءت کرنے کے بارہ میں مروی ہے:
عن سعيد والحسن «أنهما قالَا: في الصلاة في رمضان: تردد ما معك من القرآن ولا تقرأ في المصحف إذا كان معك ما تقرأ به في ليلته» المصاحف ۷۷۵ ، ۷۷۶ ، ابن ابی شیبہ ۳۳۹/۲ سکی سند صحیح ہے۔

سعید بن المسیب اور حسن بصری رحمہما اللہ دنوں قیام رمضان کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ جو قرآن آپکو یاد ہے اسے بار بار دہراتے رہو، اور مصحف سے دیکھ کر نہ پڑھو جب تک تمہیں اسقدر یاد ہو کہ تم ایک رات کا قیام کر سکو۔

۵- باقی تمام تر باتوں کا جواب پہلی دلیل کے جواب میں ہو چکا ہے۔

پانچویں دلیل:

امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حالت نماز میں قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۳۸/۲)

تبصرہ:

- ۱- کیا کمال ہے کہ الفاظ سابقہ روایت اور اس روایت کے ایک ہی ہیں ملاحظہ فرمائیں: عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ. لیکن سابقہ روایت کا ترجمہ ذکر کرتے ہوئے "ہاتھ میں تھامنے" کا تذکرہ شاید معہود ذہنی تھا۔
- ۲- ان باتوں کا جواب بھی پہلی دلیل کے جواب میں گزر چکا ہے۔

چھٹی دلیل:

امام یحییٰ بن سعید الانصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لَا أَرَىٰ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الْمَصْحَفِ فِي رَمَضَانَ بِأَسَا میں رمضان المبارک میں قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتا (کتاب المصاحف ج ۸۰۵)

تبصرہ:

اس کا جواب بھی پہلی دلیل کے جواب میں گزر چکا ہے۔

ساتویں دلیل:

محمد بن عبد اللہ بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے قرآن مجید سے قراءت کر کے امامت کرانے کے بارہ میں پوچھا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: لَمْ يَزَلِ النَّاسُ مِنْذُ كَانَ الْإِسْلَامُ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ (کتاب المصاحف ج ۸۰۶)

اسلام کے شروع سے لے کر ہر دور میں مسلمان ایسا کرتے آئے ہیں۔

تبصرہ:

- ۱- یہ امام زہری علیہ الرحمہ کا زعم ہے جو کہ باطل ہے کیونکہ اس پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔
- ۲- باقی جواب وہی ہے جو پہلی دلیل میں گزر چکا ہے۔

آٹھویں دلیل:

امام مالک رحمہ اللہ سے ایسے انسان کے بارہ میں پوچھا گیا جو رمضان میں قرآن مجید ہاتھ میں تھام کر امامت کراتا ہے تو آپ نے فرمایا: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا اضْطُرَّ إِلَى ذَلِكَ (کتاب المصاحف ج ۸۰۸)

مجبوری ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں

تبصرہ:

- ۱- اس روایت میں بھی حسب سابق "قرآن مجید ہاتھ میں تھام کر" کے الفاظ اپنی طرف سے اضافہ کیے گئے ہیں کیونکہ اس روایت کی اصل عبارت یوں ہے: ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ عَنْ يَوْمِ النَّاسِ فِي رَمَضَانَ فِي الْمَصْحَفِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا اضْطُرَّ إِلَى ذَلِكَ (المصاحف ج ۸۰۸ دوسرا نسخہ ۲۸۸)

ابن وہب فرماتے ہیں کہ امام مالک سے اس شخص کے بارہ میں سوال کیا گیا جو رمضان میں مصحف سے دیکھ کر امامت کروانا تو میں نے سنا وہ فرماتے تھے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب وہ اس کام پر مجبور ہو جائیں تو (بطریق اولیٰ حرج نہیں) ۲۔ باقی بات وہی ہے جو پہلی دلیل کے رد میں کہی گئی

نویں دلیل:

امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کان ابن سیرین یصلی والمصحف إلى جنبه فإذا تردد نظر فيه امام ابن سيرين رحمه الله جب نماز پڑھتے تو قرآن مجید انکے پہلو میں پڑا ہوتا، جب بھولتے تو اس سے دیکھ لیے۔ (المصاحف ج ۸۱۳ مصنف عبدالرزاق ح ۳۹۳۱)

تبصرہ:

- ۱۔ اس میں تو واضح ہوا کہ مصحف انکے ہاتھ میں نہ ہوتا تھا
- ۲۔ مصحف سے مسلسل دیکھنے کی دلیل اس میں بھی موجود نہیں ہے
- ۳۔ مزید وضاحت ہو جاتی اگر کتاب المصاحف سے اسے قبل والی دو چار روایات نقل کر دی جاتیں تاکہ انکی نماز کی کیفیت مزید واضح ہو جاتی وہ روایات درج ذیل ہیں:

- رأیت ابن سیرین یصلی متربعا والمصحف إلى جنبه فإذا تعافى في شيء أخذته فنظر فيه میں نے ابن سیرین کو آلتی پالتی (چوکڑی) مار کر نماز پڑھتے دیکھا اور مصحف انکے پہلو میں تھا تو جب وہ بھولتے تو اس میں سے دیکھ لیتے۔ (المصاحف: ج ۸۰۹، دوسرا نسخہ ۶۸۹)
- کان محمد بن سیرین یصلی فی صلاۃ التطوع محمد بن سيرين رحمه الله مصحف کو کھول کر اپنے پہلو میں رکھ لیتے تو جب انکو شک ہوتا تو اس میں سے دیکھ لیتے اور یہ نفلی نماز کی بات ہے۔ (المصاحف ج ۸۱۱، دوسرا نسخہ ۶۹۱) واسناد صحیح۔
- یونس بن عبید بن دینار العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دخل علی ابن سیرین وهو یصلی قاعدا یقرأ فی مصحف وفي يده مروحة يتروح بها

میں ابن سیرین کے پاس گیا اور وہ بیٹھ کر مصحف سے دیکھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور انکے ہاتھ میں پنکھا تھا جس سے وہ ہوا لے رہے تھے۔ (المصاحف ج ۸۱۲ دوسرا نسخہ ج ۶۹۲)

یعنی ابن سیرین بیٹھ کر نفلی نماز ادا فرماتے اور جس مقام سے تلاوت کرنا مقصود ہوتی مصحف کو اسی مقام سے کھول کر اپنے پہلو میں رکھ لیتے اور زبانی قراءت فرماتے اور جب کسی آیت کے بارہ میں شک پڑتا تو پھر مصحف سے دیکھ لیتے۔

دسویں دلیل:

امام ثابت البنانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: کان أنس یصلی و غلامه یمسک المصحف خلفه فإذا تعافى في آية فتح عليه (مصنف ابن ابی شیبہ ۳۳۸/۲، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۱۲/۳)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے۔ انکا غلام انکے پیچھے قرآن مجید پکڑ کر کھڑا ہو جاتا تھا۔ جب آپ کسی آیت پر رک جاتے تو توہ لقمہ دے دیتا تھا۔

تبصرہ:

۱۔ اس روایت کے ترجمہ میں بھی "کھڑا ہو جاتا تھا" کے الفاظ مدرج ہیں کیونکہ اسکی عبارت میں ایسے کوئی الفاظ نہیں ہیں جن سے غلام کا پیچھے کھڑا ہونا ثابت ہو۔

۲۔ اسی طرح اس روایت میں غلام کا مصروف صلاۃ ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ غلام مصحف کو تھام کر پیچھے بیٹھا ہو اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو بوقت ضرورت لقمہ دے۔ اور ایسا تو آج کل بھی بعض مساجد میں ہوتا ہے۔ لہذا اس روایت سے استدلال باطل ہے کیونکہ اصول ہے کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔

۳۔ اگر یہ سب کچھ ثابت ہو بھی جائے تو بھی مردود ہے ان وجوہات کی بناء پر جو پہلی دلیل کے رد میں ذکر کی گئی ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و تابعین رحمہم اللہ کا موقف

گوکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و تابعین عظام رحمہم اللہ کے اقوال و افعال دین بامر الہی و باتفاق امت حجت نہیں ہیں لیکن صرف دعویٰ اجماع کی قلعی کھولنے کے لیے چند ایک پیش خدمت ہیں کیونکہ موصوف کا یہ زعم باطل ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ کے زمانے تک مصحف ہاتھ میں تھامنے یا مصحف سے دیکھ کر دوران نماز قراءت کرنے پر اجماع رہا ہے اور اختلاف بعد میں شروع ہوا۔

جس طرح کچھ صحابہ و تابعین سے دوران نماز مصحف سے دیکھ کر قراءت کرنے کی رخصت منقول ہے اسی طرح اسی ہی طبقہ سے اس کی کراہت و ممانعت بھی ماثور ہے۔

مثلاً:

۱- عن سوید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ «أنه مر بقوم يؤمهم رجل في المصحف فكره ذلك في رمضان ونحا المصحف»
إخرجه ابن أبي شيبة في المصنف (۷۳۱-ط. عوامة= ۷۲۲ ط. الرشد)، وابن أبي داود في المصاحف (۸۶، ۸۷ ط. البشائر
الإسلامية) وسنده صحيح

سیدنا سوید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ ایک قوم کے پاس سے گزرے جنکو ایک شخص مصحف سے دیکھ کر امامت کروا رہا تھا تو آپ نے اسے ناپسند فرمایا اور مصحف کو دور کر دیا، یہ رمضان کا واقعہ ہے۔

۳- عن مجاهد «أنه كان يكره أن يتشبهوا بأهل الكتاب يعني أن يؤمهم في المصحف»

المصاحف ۷۸، ابن أبي شيبة ۱۲۲/۲، مصنف عبد الرزاق ۴۱۹/۲

مجاہد رحمہ اللہ مصحف سے امامت کروانے کو اہل کتاب سے مشابہت کی بناء پر ناپسند فرماتے تھے۔

یہ حدیث حسن ہے اسکی ابن ابی شیبہ اور المصاحف والی سند میں لیث بن ابی سلیم متکلم فیہ ہے لیکن مصنف والی سند میں منصور بن المعتمر نے اسکی متابعت کر رکھی ہے جو کہ ثقہ ہے۔

اسی طرح کے اقوال حسن بصری، ابراہیم نخعی، حماد بن سلمہ، قتادہ بن دعامہ اور سعید بن المسیب رحمہم اللہ وغیرہ سے بھی منقول ہیں۔

دیکھیے: المصاحف ۷۸، ابن ابی شیبہ ۱۲۲/۲، دوسرا نسخہ ۳۳۸/۲، وسنده حسن، مصنف ابن ابی شیبہ ۳۳۹/۳
المصاحف ۷۸، وسنده صحيح، المصاحف ۷۸، وسنده صحيح

عمل کثیر و قلیل کی بحث

فقہاء میں سے کچھ ایسے ہیں جو عمل کثیر کی بناء پر نماز کو فاسد یا باطل قرار دیتے ہیں اور کچھ دوسرے ہیں جو کہ عمل کثیر کی بناء پر نماز میں نقص کے قائل ہیں۔

اور پھر عمل کثیر و قلیل کی حد بندی کے لیے فقہاء نے مختلف اراء کا اظہار کیا ہے۔

بہر حال مسئلہ مذکورہ میں یہ دنوں عمل یعنی مصحف کو تھام کر قراءت کرنا اور مصحف سے مسلسل دیکھ کر قراءت کرنا تمام ترفقہاء کی بیان کردہ حدود کے مطابق عمل کثیر ہی بنتے ہیں۔

مجوزین کی طرف سے ان دنوں کاموں کو عمل قلیل قرار دینے کے لیے جو دلائل پیش کیے جاتے ہیں ذیل میں ہم انکا جائزہ لیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پہلی دلیل:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی نواسی امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہ کو کندھے پر بٹھا کر نماز پڑھانا۔
(صحیح بخاری کتاب الصلاة باب إذا حمل جاریة صغيرة علی عنقه فی الصلاة ح ۵۱۶، صحیح مسلم ح ۵۴۳، سنن نسائی ح ۸۲۷)

تبصرہ:

اس روایت میں مذکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل دوران نماز مصحف کو اٹھانے والے کی بنسبت بہت کم ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ امام رضی اللہ عنہا کو قیام کے آغاز میں پکڑتے اور اٹھا کر کندھے پر بٹھا لیتے اسکے بعد "وضع الیدین فی الصلاة" والی کیفیت کا آغاز ہو جاتا اور پھر جب رکوع کے جھکتے تو امامہ رضی اللہ عنہا کو کندھے سے اتار دیتے

جبکہ دوران نماز مصحف کو تھامنے والا سارے قیام میں مصحف کو تھامے رکھتا ہے اور "وضع الیدین" والے حکم نبوی ﷺ پر عمل کرنے سے کوتاہ و قاصر رہتا ہے۔

لہذا یہ عمل سارے یا اکثر قیام کو محیط ہونے کی بناء پر عمل نبوی ﷺ سے کہیں زیادہ ہے، نیز حکم نبوی ﷺ وضع الیدین کی مخالفت بھی ہے۔

چند دیگر دلائل:

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوران نماز دروازہ کھولنا۔

۳۔ دوران نماز سانپ اور بچھو کو قتل کرنے حکم۔

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوران نماز جوتا اتارنا۔

۵۔ وغیرہ

تبصرہ:

یہ تمام تر باتیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں لیکن یہ بھی دوران نماز مصحف کو ہاتھ میں تھامنے اور مصحف سے مسلسل دیکھ کر قراءت کرنے کی بنسبت کہیں کم عمل ہیں۔

سبب وہی ہے جو پہلے بیان کیا گیا ہے کہ یہ تمام تر کام حالت قیام یا دیگر حالات میں صرف چند ثانیوں پر محیط ہیں جبکہ وہ دنوں عمل تو سارے قیام یا قیام کے اکثر حصے پر محیط ہیں اور قراءت لمبی ہونے کی صورت میں کئی منٹوں پر محیط ہیں اور ساتھ ہی حکم نبوی یعنی وضع الیدین علی الصدر اور عدم التفات فی الصلاة کے منافی بھی۔

خلاصۃ البحث:

- ۱۔ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا حکم دیا ہے جبکہ مصحف کو دوران نماز تھامنے والا سارے قیام میں اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔
- ۲۔ دوران نماز التفات منع ہے جبکہ مصحف سے مسلسل دیکھ کر سماع یا قراءت کرنا والا سارے یا اکثر قیام میں اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔
- ۳۔ اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف وحی ہی کی اتباع کا حکم دیا ہے اور دیگر اولیاء کی اتباع سے منع فرمایا ہے۔ جبکہ مجوزین کے پاس وحی الہی سے کوئی دلیل موجود نہیں ہے، اور غیر وحی عدم حجت ہونے کی بناء پر ناقابل استدلال ہے۔
- ۴۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین و تابعین عظام رحمہم اللہ کے درمیان بھی اس مسئلہ پر دو آراء ہیں لہذا حکم الہی فَاِنْ تَنَارَ عَنْكُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا [النساء: ۵۹] کی رو سے اس مسئلہ کو عدالت نبوی میں ہی پیش کیا جائے گا تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ دنوں عمل عصر نبوی ﷺ میں موجود نہ تھے بلکہ محدث ہونے کی بناء پر اور حکم نبوی وضع الیدین اور عدم التفات کے خلاف ہونے کی بناء پر مردود ہیں۔

ہذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم ورد العلم الیہ وسلم والشکر والدعاء لمن نبہ وارشد وقوم

وکتبہ

ابو عبد الرحمن محمد رفیق طاہر

مدرس جامعہ دار الحدیث محمدیہ

عام خاص باغ ملتان

۱۴۳۱/۰۹/۱۵ھ